باب۔ 09

علم الٰہی

Knowledge of God

- اللہ تعالیٰ کا علم تین طرح کا ہوتا ہے۔

(1) علم ذاتی : اللہ تعالیٰ کا اپنے آپ کو جاننا، در اصل سب کو جاننا ہے اور یہ علمِ ذاتی ہے۔ کیوں کہ وہ سب کا منشا اور سبب ہے۔ خدا کو، ذات اور علم دونوں طرح کا احاطہ ہے۔ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ، وہ سب کو محیط ہے۔ ایک ذرّہ بھی اس کی ذات اور اس کے علم سے باہر نہیں۔ تمام ذاتِ الٰہی کی تفصیل ہے۔

مرتبۂ احدیت میں علم، عینِ ذات ہے۔ ذات حق، نورِ محض ہے۔ ظلمت کو وہاں رسائی نہیں۔ علم ہی نور ہے۔ اس مرتبے میں وہی عالم ہے، وہی معلوم ہے۔ وہی شاہد ہے، وہی مشہود ہے۔ وہی واجد ہے، وہی موجود ہے اور وہی وجود ہے۔ اس مرتبے میں علم کا نام نور اور علم ذاتی ہے۔ اللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، (النور:35)۔

(2) علم فعلی: کسی شئے کے پیدا کرنے سے پہلے، اعیانِ ثابتہ اور معلومات کو ممیز و ممتاز جاننا، علمِ ذاتی ہے۔ ان دونوں طرح کے علموں کی ہمیشگی میں کسی کو شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ چوں کہ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو جان کر پیدا کرتا ہے لہٰذا اس علم کا مرتبہ قدرت کے مرتبے سے پہلے ہے۔ چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے وہ تمام چیزیں علمِ الٰہی میں تھیں۔ جو چیزیں علمِ الٰہی میں رہتی ہیں انہیں اصطلاحاً "اعیانِ ثابتہ" کہا جاتا ہے۔ کوئی عینِ ثابتہ پیدا اس وقت ہو گی یا اس کا ظہور اس وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ اس کا حکم فرمائے گا۔ اسی لیے اس درجے کے علم کو علمِ فعلی کہتے ہیں۔

(3) علم انفعالی : اللہ تعالیٰ کے علمِ قدیم کا مخلوقات سے اس کی تخلیق کے بعد متعلق ہونا، علمِ انفعالی ہے۔ یعنی پیدا کرنے کے بعد جاننا۔ ایسے علم کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک پہلو حق یعنی God ہے اور دوسرا خلق یعنی God's Creations ہے۔ خلق کے حادث اور نئے پیدا ہونے سے علمِ قدیم کے حادث ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ لیکن اوپر بیان کیا گیا کہ سب چیزیں خلق سے پہلے علم میں تھیں۔ چناں چہ خدا جیسا جانتا ہے ویسا ہی پیدا بھی کرتا ہے اور وہ چیز ویسی ہی رہتی ہے۔ خدا جانتا تھا کچھ، اور پیدا ہو گیا کچھ، یہ ممکن نہیں۔ معلومِ الٰہی کو جب

Siddiqui Publications

کُن کا حکم دیا جاتا ہے اور اسمائے الٰہی کی اس پر تجلی ہوتی ہے تو تمام چیزیں ظاہر اور خارج میں موجود ہو جاتی ہیں۔ علم کے اس مرتبہ کا نام علمِ انفعالی ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے دو علوم یعنی علمِ ذاتی اور علمِ فعلی کو ماضی یعنی Past سے بیان کرتا ہے اور تیسرے قسم کے علم کو استقبال یعنی Future سے۔ جیسے ہم کہیں، اللہ نے فلاں شئے کو پیدا کیا۔ تو اس پیدا کرنے میں دو طرف نسبت ہوئی۔ ایک اللہ کی طرف اور دوسرے اس کی پیدا کردہ چیز کی طرف۔ اس علم کو جب خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت لگا کر دیکھو تو اس کا منشا، قدیم ہے۔ اور جب کسی مخلوق کی طرف نسبت کر کے دیکھو تو اس کا منشا، حادث یا New Emergence ہے، نو پیدا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ علم، قدیم میں قدیم اور حادث میں حادث ہے۔

Siddiqui Publications